17

غیر احمدیوں کے قبرستانوں میں احمدیوں کے مُردوں کے دفن ہونے کا سوال

بحث و مباحثہ کا طریق چھوڑ کر دُکھ اور درد کے ساتھ تبلیغ کی جائے

(فرمودہ 27 اگست 1943ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"اس ہفتے میں ڈلہوزی میں ایک افسوسناک واقعہ جماعت کے متعلق ہؤا ہے۔ خان صاحب عبد المجید صاحب کی لڑکی کی وفات ہوئی۔ اپنی ذات میں کسی دوست اور عزیز کی وفات صدمے والی بات ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ زائد بات کہ غیر احمدیوں نے اپنے مقبرے میں دفن کرنے سے روکا اور مقابلہ کیا وفات کو زیادہ افسوسناک بنا دیتی ہے۔

جہاں تک اس خیال کا تعلق ہے کہ احمدی چونکہ کافر ہیں اس لئے وہ ان کے مقبروں میں دفن نہیں ہوسکتے۔ میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ یہ بات ان کے لیڈروں کی آراء کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کافر کیوں کہتے ہو اور ہمارے پیچھے نمازیں کیوں نہیں

پڑھتے۔ اگر احمدیوں کے مُردے ان کے مقبروں میں دفن نہیں ہو سکتے تو پھر ان کا یہ کہنا کہ ہمیں کافر کیوں کہتے ہو اپنی بات کی آپ ہی تردید کرنا ہے۔ جو تعلیم یافتہ لوگ ہیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ اعتراض حق ہے تو انہیں اپنی قوم کو مجبور کرنا چاہیے کہ احمدیوں کو اپنے مقبروں میں دفن کرنے سے نہ روکیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو وہ گویا اقرار کر لیں گے کہ جب وہ اعتراض کر رہے ہوتے ہیں تو کسی اصل کی پابندی نہیں کر رہے ہوتے۔ اگر وہ اسی رویہ کو پھر بھی اختیار کریں تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ ان کا عقیدہ معقولیت سے خالی ہے کیا ان میں سے کوئی بھی جو عقل سے کام لے رہا ہو یہ بات ذہن میں لا سکتا ہے کہ وہ مُردہ جو زندہ ہونے کی حالت میں ان کے عقیدہ کے رو سے ان کے زندوں کے قابل تھا جب وہ مر گیا تو مُردوں کے پاس اسے اس واسطے دفن نہ ہونے دیا جائے کہ وہ مُردوں کو خراب کرے گا۔ اگر وہ ایسا کہتے ہیں تو یہ ایک مجنونانہ خیال ہے۔ وہ شاید ایک جواب دیں کہ تم ہمیں کافر کہتے ہو اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ تمہارے مُردے ہمارے قبرستانوں میں دفن نہیں ہو سکتے۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔ اول کفر کا فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ان کی طرف سے شائع ہوُا۔ پس جن کے اندر دیانت ہے وہ یہ ثابت کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے لکھا ہو کہ میں ان کو کافر قرار دیتا ہوں۔ لیکن آج تک ایک انسان بھی ان میں سے نہیں نکلا جو یہ ثابت کر سکا ہو لیکن جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان پر ابتداء کرنے کا الزام لگایا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ جو ان میں سے سچے طور پر یہ خیال رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو کافر نہیں کہنا چاہیئے ان کا فرض ہے کہ اس صورت میں ان علماء کے کافر ہونے کا نام بنام اعلان کریں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور آپ کی جماعت کو کافر قرار دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا لازمی نتیجہ یہ قرار دیا ہے کہ اگر وہ ان کو کافر قرار دیں گے تو ان کو یہ ماننا پڑے گا کہ میں مفتری نہیں۔ کیونکہ افتراء کرنے والا کافر ہوتا ہے اس اعلان کے بعد اگر وہ مجھے نہ مانیں گے تو وہ خدا تعالیٰ کے کھلے نشانات کے منکر قرار پائیں گے اور ایک دوسری وجہ اپنے کفر کی پیدا کریں گے۔ ہاں اس کے بعد ایک راہ ان کے لئے رہ جائے گی کہ وہ ثابت کریں کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ پاگل تھے کیونکہ پاگل پر کفر کا فتویٰ نہیں لگتا۔ کئی پاگل ہوتے ہیں

وہ کہتے ہیں کہ وہ عورت ہو گئے ہیں، وہ نمک کا ڈلا ہو گئے ہیں، پہاڑ ہو گئے ہیں۔ لیکن کوئی اعتراض نہیں کرتا وہ اپنے دعویٰ کی وجہ سے کافر ہو گئے ہیں اور نہ وہ اپنے دعووں کی وجہ سے اسلامی حقوق سے محروم کئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ پاگل قرار نہ دے سکیں تو پھر ان کے پاس ایک ہی چارہ ہے کہ وہ یہ کہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو وحی ہوتی تھی وہ سچی تھی لیکن باوجود اس کے ہم نہیں مانتے۔ جب وہ اس مقام پر پہنچیں گے تو لازماً ہمارا مقبرہ اور ہماری نمازیں ان سے جدا ہو جائیں گے۔

الغرض ان کا اس قسم کا سوال اٹھانا ہی آپ اپنی تردید کرنا ہے۔ باقی رہا مقبروں میں دفن ہونا تو میں تو ایک مسلمانوں کے مقبرے میں ایک عیسائی کا دفن ہونا بھی اگر اس کے لئے اور کوئی جگہ نہ ہو درست سمجھتا ہوں۔ غیر احمدی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تم اپنے مقبروں میں غیر احمدیوں کو دفن نہیں ہوتے دیتے۔ مجھے یاد نہیں کہ کوئی غیر احمدی مرا ہو اور اس کے دفن کرنے کی کوئی جگہ نہ ہو اور احمدیوں کی طرف سے اسے دفن ہونے سے روکا گیا ہو۔ ہماری طرف سے جہاں دفن کرنے کی ممانعت ہے وہ بہشتی مقبرہ ہے۔ لیکن وہاں تو ہر احمدی بھی دفن نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مقبرے میں اگر کسی کو دفن کرنے سے اس وقت روکا جائے جبکہ دوسرے کے پاس جگہ نہ ہو تو میں اسے ظلم کہوں گا۔ قادیان میں اگر کوئی غیر احمدی مرے اور اس کے لئے جگہ نہ ہو تو میں لوگوں کو مجبور کروں گا کہ وہ اسے دفن کریں۔ اگر ایک عیسائی مر جائے اور اس کے دفن ہونے کے لئے جگہ نہ ہو تو میرے نزدیک اس کے لئے جگہ کا انتظام کرنا اور اس کو دفن کرنے کا انتظام کرنا بھی ہماری جماعت کا فرض ہو گا۔ اگر ایسا کرنا ان کی طاقت میں ہو۔ لطیفہ یہ ہے کہ ایک زندہ ہمارے گھر میں آتا ہے۔ ہمارے میز پر کھانا کھاتا ہے لیکن جب وہ زندگی سے جدا ہو جاتا ہے اور مَر جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ مقبرے میں دفن نہیں ہو سکتا حالانکہ مقبرہ جنت کا نام نہیں۔ مقبرہ نام ہے جسم کے دفن ہونے کی جگہ کا تا کہ اسے چیل نہ کھائے، کتے نہ کھائیں۔ روحانی مقبرہ اور ہوتا ہے۔

غیر احمدیوں کے مقبرے میں کنچنی بھی دفن ہوتی ہے، چور بھی، ڈاکو بھی۔ پس کسی کو مقبرے میں دفن ہونے سے روکنا درست نہیں۔ کوئی غیر مذہب کا آدمی اگر اس کے پاس جگہ

نہ ہو اور اس پر یہ حالت ہو کہ اس کو دفن کرنے کے لئے جگہ نہ ملے تو میں جماعت کو یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ اس کو دفن کرنے سے روکیں اور میں حکماً اس کو دفن کرواؤں گا۔ ہاں قوم کا حق ہے کہ وہ شرارت کو روکے۔ مثلاً قادیان کے مقبرے کے لئے غیر احمدیوں کے پاس جگہ ہے۔ وہ وہاں دفن کر سکتے ہیں۔ اگر وہ وہاں مردہ دفن نہ کریں تو یہ ان کی شرارت ہوگی۔ پھر بعض دوسری جگہوں پر تو زمین پر کچھ خرچ بھی آتا ہے لیکن ڈلہوزی میں تو کچھ خرچ بھی نہیں ہوتا کیونکہ ان کو کمیٹی کی طرف سے مفت زمین ملی ہوئی ہے۔

پس یہ جو واقعہ ہوا ہے انسانیت کے خلاف ہے۔ اس سے ہماری جماعت کی آنکھیں بھی کھلنی چاہئیں اور تبلیغ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس وقت ایک لاکھ کے قریب گورنمنٹ کے اندازہ کے مطابق پنجاب میں جماعت ہے اور ہمارے اندازے کے مطابق تین چار لاکھ۔ اگر ایک ایک آدمی ہر سال جماعت میں داخل کیا جاتا تو 10، 11 سال کے اندر اندر سارا پنجاب احمدیت میں داخل ہو جاتا۔ جو لوگ تبلیغ کرتے ہیں وہ بے موقع بحث کرتے ہیں۔ یہاں ایک سکھوں کے گُرو آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے میرے پاس شکایت کی ہے کہ ان کے پاس ہمارے نوجوان گئے اور انہوں نے ان سے بحث کی اور یہ کہ ان کا طریق بحث کرنے کا نہیں کیونکہ وہ صوفیوں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ (وہ یہ کہتے ہیں کہ پہلے ہمارے اندر شامل ہو جاؤ پھر گُرو تم کو اوپر لے جائیں گے۔) اس لئے ان کو شکایت ہے کہ احمدی نوجوانوں نے ان کے مذہب کو کوئی نیا مذہب سمجھا۔ حالانکہ یہ بات نہ تھی۔ وہ تو ایک صوفیا کی طرح فرقہ اپنے کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک طبقہ کے اندر یہ بات پیدا ہو گئی ہے کہ وہ جا و بے جا بحث شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ بحث مباحثہ تبلیغ نہیں۔ تبلیغ تو ایک جذبہ کا نام ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ میرا بھائی جہنم میں جائے گا۔ وہ اپیل کرتا ہے اچھے جذبات سے، اچھے خیالات سے۔ اس میں دکھ اور درد اور سیدھی سادی سچائی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے بحث مباحثے سے روکا ہے۔1 اگر مباحثہ اچھی بات تھی تو روکا کیوں گیا۔ ہاں اگر کوئی پیچھے پڑ جائے تو اور بات ہے۔

پس اپنی بات سچائی کے ساتھ دکھ اور درد کے ساتھ پیش کریں۔ ہماری آواز میں اور

دل میں دکھ ہو۔ تب وہ سچائی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ میں نے شروع سال میں جماعت کو کہا تھا کہ اس سال تبلیغ پر خاص زور دینا چاہیئے۔ اور ہر فرد کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ لیکن چونکہ میں بیمار ہو گیا اور جماعت کو جگا نہ سکا اس لئے نتائج پچھلے سال سے کم ہیں۔ اب تک آٹھ سو آدمیوں نے بیعت کی ہے حالانکہ گزشتہ سال اس سے دوگنے سے زیادہ بیعت ہوئی تھی۔ گویا 40 فیصدی تبلیغ رہ گئی ہے۔ حالانکہ زمانہ کے حالات اس سُرعت سے بدل رہے ہیں کہ اگر ہم نے جلدی سے جماعت کو مضبوط نہ کیا تو آئندہ جماعت کو پہلی جماعتوں کے مصائب کے نظارے دیکھنے پڑیں گے اور اس کی ذمہ داری ان ماں باپ پر ہو گی جو آج ہیں اور آئندہ آنے والی نسلیں ان کو ہی کوسیں گی جبکہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا نہ کیا۔ پس جہاں اس واقعہ کی شناعت2 کا اظہار کیا ہے وہاں میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت کے لوگ اپنے فرض کو سمجھیں اور اس جذبہ سے کام کریں کہ اگر ہم نے جلدی نہ کی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔" (الفضل 28 ستمبر 1943ء)

1: انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282 حاشیہ

2: شناعت: بدی، برائی